بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم :۔ اتوار

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۱۴ ررمضان ۱۳۹۰ھ ۔ ۱۵ رنبوت ۱۳۴۹ ہش ۔ ۱۵ رنومبر ۱۹۷۰ء | نمبر ۲۶۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہر ایک شخص تہجّد میں اُٹھنے کی کوشش کرے

دُعا سے توبہ سے کام لو اور صدقات دیتے رہو تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کیساتھ تم سے معاملہ کرے

"اِس سے پیشتر کہ عذابِ الٰہی آکر توبہ کا دروازہ بند کر دے توبہ کرو جبکہ دُنیا کے قانون سے اس قدر ڈر پیدا ہوتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے قانون سے نہ ڈریں۔ جب بلا سر پر آپڑے تو اس کا مزا چکھنا ہی پڑتا ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک شخص تہجّد میں اُٹھنے کی کوشش کرے اور پانچ وقت کی نمازوں میں بھی قنوت ملا دیں۔ ہر ایک خدا کو ناراض کرنے والی باتوں سے توبہ کریں۔ توبہ سے یہ مُراد ہے کہ ان تمام بدکاریوں اور خدا کی نارضامندی کے باعثوں کو چھوڑ کر ایک سچّی تبدیلی کریں اور آگے قدم رکھیں اور تقویٰ اختیار کریں اس میں بھی خدا کا رحم ہوتا ہے۔ عاداتِ انسانی کو شائستہ کریں غضب نہ ہو۔ تواضع اور انکسار اس کی جگہ لے لے۔ اخلاق کی درستی کے ساتھ اپنے مقدور کے موافق صدقات کا دینا بھی اختیار کرو۔

یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا الخ

یعنی خدا کی رضا کے لئے مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھانا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خاص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہم دیتے ہیں اور اس دن سے ہم ڈرتے ہیں جو نہایت ہی ہولناک ہے۔

قِصّہ مختصر دُعا سے، توبہ سے کام لو اور صدقات دیتے رہو تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے ساتھ تم سے معاملہ کرے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۰۸)

اخبارِ احمدیہ

• ربوہ ۱۴ رنبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ نقرس کی تکلیف ابھی چل رہی ہے۔ احبابِ جماعت اِن بابرکت ایّام میں خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

• ربوہ ۱۴ رنبوت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل سے پھر کچھ ناساز ہے اور بالعموم طبیعت ناساز ہی رہتی ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی آجکل لاہور میں قیام فرما ہیں، آپ کی طبیعت اِن دنوں کچھ ناساز ہے۔ احبابِ جماعت حضرت سیدہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

• محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی طبیعت پچھلے دنوں اچانک زیادہ ناساز ہو گئی تھی۔ اب طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احبابِ جماعت درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی بابرکت زندگی سے نوازے۔ آمین۔

• ربوہ ۱۴ رنبوت (مطابق ۱۳ ررمضان المبارک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز علالتِ طبع کے باعث کل نماز جمعہ پڑھانے تشریف نہیں لا سکے۔ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں مسجد مبارک میں نماز جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ نماز سے قبل آپ نے سورۃ البقرہ کی آیات ۱۸۴ تا ۱۸۷ کی تفسیر بیان کر کے ماہ رمضان کے فیوض و برکات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ نے واضح فرمایا کہ رمضان کا مہینہ رحمتوں، فضلوں اور برکتوں کے نزول کا مہینہ ہے۔ اس کی ایک عظیم الشان برکت یہ ہے کہ اِس ماہِ مبارک میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو بڑی کثرت سے قبول فرماتا ہے اور ان کی دلی مرادیں انہیں عطا کرتا ہے۔ آپ نے دعا کے فلسفہ پر روشنی ڈال کر احباب کو علی الخصوص رمضان کے بابرکت ایّام میں دن اور رات دعائیں کرنے اور اس طرح قربِ الٰہی میں ترقی کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ر نبوت ۱۳۴۹ہش

اِسلام کا مقابلہ دہریت سے ہے

دُنیا میں اِس وقت حقیقی تصادم سرمایہ داری اور کمیونزم میں ہے۔ یہ دونوں نظام مادہ پرستی اور انکار روحانیت کی سطح پر باہم مصروفِ جنگ ہیں۔ چونکہ یہ دونوں نظریے اِس دُنیا کے محسوسات پر مبنی ہیں اِس لئے ان کا باہمی تصادم سمجھ میں آتا ہے۔ یہ دونوں نظریات ایک دوسرے پر غالب آنے کے لئے کشمکش کر رہے ہیں اور ان کی یہ جنگ عیسائی ممالک سے تجاوز کر کے اَب اسلامی ممالک میں بھی گھُس آئی ہے۔ اسلام کا ان دونوں سے جو مقابلہ ہے وہ دونوں سے برابر کا مقابلہ ہے۔ اگر کمیونزم کی بنیاد دہریت پر ہے تو سرمایہ دارانہ نظریہ کی بنیاد بھی دہریت پر ہے۔ اسلام کا مقابلہ دہریت سے ہے نہ کہ کمیونزم اور سرمایہ داری سے۔ افسوس ہے کہ مسلمان کوتاہ بینوں نے خواہ مخواہ ان دونوں کے تصادم میں اسلام کو داخل کر دیا ہے۔ اسلام تو دہریت کے مقابلہ میں خداپرستانہ تحریک ہے اور اس کے مقابل سرمایہ داری اور کمیونزم دونوں ہی ایک ہی محاذ پر جمع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ سرمایہ دار ممالک اور سوشلسٹ کہلانے والے ممالک دونوں ہی اسلام کے خلاف ہیں اور دونوں مل کر اسلامی تحریک کو مٹانے پر تُلے ہوئے ہیں۔ ہم جو وقت اِن مادہ پرستانہ تحریکوں میں دخل اندازی کر کے ضائع کر رہے ہیں وہ ہم کو براہِ راست خداپرستانہ رُوح کو دنیا میں عام کرنے میں صرف کرنا چاہیئے ان دونوں مادہ پرست تحریکوں کو باہم اپنے طور پر متصادم رہنے دینا چاہیئے اور اس سے کچھ تعلق نہیں رکھنا چاہیئے۔ اور اپنی جگہ اسلام کے معتدل معاشرتی۔ معاشی اور حکومتی نظام کو نشوونما دینی چاہیئے جو باری تعالیٰ کی حقیقی معرفت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔

الحاد اِس زمانہ میں دو مونہوں والا سانپ ہے جو خداپرستی کو دونوں مونہوں سے ڈسنے کی کوشش کر رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جہاں اسلام کی مخالفت کا سوال ہوتا ہے اشتراکیت اور سرمایہ داری دونوں متفق ہو جاتے ہیں اگرچہ بظاہر وہ باہم ایک دوسرے کے مخالف نظر آتے ہیں اور واقعی مخالف ہیں۔

مسلمان ممالک کے لئے مشکل یہ ہے کہ یہ دونوں بلاک اپنی اپنی جگہ بڑے طاقتور ہیں اور اگرچہ دونوں ایک دوسرے کو مٹانا چاہتے ہیں مگر دونوں اسلام دشمنی میں ظاہر یا درپردہ ایک مقصد پر جمع ہو جاتے ہیں۔

ایسی صورت میں ضروری ہے کہ جہاں تک اسلام کا تعلق ہے مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ ملکی سیاست سے الگ رہ کر اسلام کے اشاعتی اور تبلیغی ادارے قائم کریں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے الٰہی پروگرام جو اشاعت اسلام اور تجدید و احیا کے لئے اللہ تعالےٰ نے مقرر کیا ہے اس کو معلوم کیا جائے اور اسلام کی حقیقت کو سمجھنے کی کوشش اور اس زمانہ میں اسلام کے جو فرائض ہیں ان کو سمجھ کر جدّوجہد کی جائے۔

الحاد کی مرکزی خصوصیّت باری تعالیٰ کے وجود سے انکار ہے۔ سب سے ضروری چیز جو اس امر میں پیشِ نظر رکھنی چاہیئے وہ یہ ہے کہ ان اقوام کے سامنے "زندہ خدا" کا ایسا ثبوت مہیّا کیا جائے جس سے وہ انکار نہ کر سکیں۔ چنانچہ جماعتِ احمدیہ اِسی لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑی ہوئی ہے ؁

حدیث الرسُولؐ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرُوْا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِی الْمَنَامِ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اَرٰی رُؤْیَاکُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ، فَمَنْ کَانَ مُتَحَرِّیْھَا فَلْیَتَحَرَّھَا فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ۔" (بخاری کتاب الصوم باب التمسوا لیلۃ القدر فی السبع الاواخر ص ۲۷۰/۱)

حضرت ابنِ عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہؓ کو لیلۃ القدر خواب میں رمضان کے آخری سات دنوں میں دکھائی گئی اس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب رمضان کے آخری ہفتہ پر متفق ہیں اِس لئے جو شخص لیلۃ القدر کی تلاش کرنا چاہے وہ رمضان کے آخری ہفتہ میں کرے۔

شانِ رحمت کے پھُول کیا جانے

دینِ حق کے اصول کیا جانے
تُو خدا و رسُولؐ کیا جانے

جسم کو بھی نہیں جو ناپ سکا
رُوح کا عرض و طُول کیا جانے

تُو نے دیکھی ہے آتشِ نمرود
شانِ رحمت کے پھُول کیا جانے

خاتم المرسلینؐ کا مطلب کیا؟
ہر ظلوم و جہول کیا جانے

لب پہ تنویرؔ کے ہنسی مت دیکھ
دل ہے کتنا ملول کیا جانے

قسط ۳

مذہب کی ضرورت و اہمیت

(مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ)

آئیے اب غور کریں کہ آیا مذہب کی ضرورت ہم انسانوں کی ضرورت ہم انسانوں کو ہے یا نہیں۔ ان مختلف ضابطوں میں جو اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کے لئے اپنے بندوں پر مختلف اوقات میں نازل فرمائے کوئی ہمارے لئے مفید مطلب چیز ہے یا نہیں؟ کیا اس راہنمائی سے کوئی چنگاری لے کر کبھی نوعِ انسان نے اپنے قلب و جگر کو جلا دی یا نہیں؟ کیا اس مسلک کے پیروکاروں نے اس راہ پر گامزن ہو کر اس عالم کو ہمدوشِ ثریا کیا یا نہیں؟ اور کیا ان اچھے وقتوں کی ایک نظر کے لئے آج بھی آنکھیں منتظر ہیں یا نہیں؟

(۱)

علمی جہت سے انسان آج انکشافِ حقائق میں سرگرداں ہے، علوم کے مختلف شعبوں میں نئی نئی تحقیق و تدقیق ہو رہی ہے اور اس تحقیق کا علم ایک طالب علم بلکہ محقق کے لئے لازمی قرار دیا جاتا ہے۔ انسان مشاہیرِ عالم کے علم سے فائدہ اٹھاتا ہے اور علم کی خاطر اس کا مطالعہ کرتا ہے۔ حالانکہ بعض اوقات اس نے اس شعبۂ علم میں قدم بھی نہیں رکھا ہوتا۔ تاہم وہ اس کو علم کی خاطر جاننا چاہتا ہے کہ اس کی علمی سیرابی کے لئے اس کا اس گھاٹ کو دیکھنا اور اس پانی کا چکھنا بھی ضروری ہے تو کیا اس علمی دنیا میں عمل کی خاطر نہ سہی علم کی خاطر یہ جاننا مفید ہے یا نہیں؟ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مختلف اوقات میں بندے آئے انہوں نے عالم روحانی کے لئے کیا کچھ کیا۔ کوئی علم دوست صاحبِ فہم و دانش اس کی افادیت اور ضرورت سے انکار نہیں کر سکتا۔

(۲)

معاشرہ کو پُرامن رکھنے کے لئے فرد کو با اخلاق بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ انسانوں نے دنیا کو جو سبق دیا اس کی مثال کسی اور تعلیم میں نہیں ملے گی۔ آپ مجبور ہوں گے کہ عفو، عدل، صداقت، بے نفسی، ہمدردی بنی نوعِ انسان، خدمتِ خلق کے لئے ان روشنی کے میناروں کی طرف دیکھیں جنہیں خدا نے مختلف اندھیری راتوں میں نصب کیا کہ ان سے بہتر اخلاق نہ دنیا نے کہیں دیکھے اور نہ اس کا مظاہرہ کسی سے ہوا۔ ان کے مبعوث کرنے کا مقصد ہی یہی بیان ہوا ہے کہ وہ اپنے عمل اور قول سے دنیا کے اخلاق کو مکمل کریں اور بُری باتوں سے بچائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ۔

کہ میری بعثت کا مقصد اخلاق کی تکمیل اور اس کا معراج ہے۔ اور تمام انبیاء کی بعثت کا مقصد انسان کو دنی اخلاق سے بچانا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ۔

(النحل آیت ۳۷)

ہر قوم کے لئے نبی اسلئے مبعوث کئے گئے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو اور بُری باتوں سے بچے۔

جب سقوطِ جاپان کے بعد امریکہ اپنے پنجے کی گرفت کو اس کی گردن پر سخت کر رہا تھا تو ایک مردِ مسلم اور احمدیت کے نامور سپوت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ایک بین الاقوامی کانفرنس میں دنیا کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فتح مکہ کے موقعہ پر عفو کے مثالی نمونہ کی پیروی کرنے کی تلقین کی تھی کہ اس سے بہتر مثال تاریخِ عالم میں دستیاب نہیں

(۳)

مذہب کی تعریف و توضیح میں ہدایت کے لفظ کے تحت امام راغب کے معنے اُوپر بیان ہو چکے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی عقل و دانش، معرفت اور قویٰ کیا مسائل کے سلجھانے میں صحیح راہ کی تعیین میں محد ہیں یا نہیں؟ اس کو مزید سمجھنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب براہین احمدیہ اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے مضامین کا مطالعہ ضروری ہے۔

عقل و دانش سے کام لینے کی قرآن مجید میں تعلیم دی گئی ہے۔ کائنات میں ہونے والے تغیرات کے مطالعہ کا حکم ہے۔

انسانی عقل و فکر نے نہایت مفید ایجادات کیں لیکن اس کے غضب و حسد اور عناد کی حس نے اسے اس راستہ پر ڈال دیا کہ اس نے ان ایجادات کے ذریعے بنی نوع کو ختم کرنے کے لئے کمر باندھی۔ کیا اسے ایسی حالت میں سمجھانا مفید ہوگا یا نہیں کہ الخلق عیال اللہ کو اسے تباہ کرنے والے! یہ تیرے خدا کی عیال و اولاد ہے۔ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ۔ یاد رکھو ایک دن ایسا آئے گا جب تم اپنے ہر عمل کی وجہ سے جوابدہ ہوگے اور سب سے پہلے حقوق العباد میں یہی پوچھا جائے گا کہ تم نے کسی انسان کا خون تو نہیں کیا۔ انسانیت کا احترام اور وحدتِ انسانی کا درس بھی مذہب سے ہی انسان کو ملا ہے جسے آج پھر دُہرانے کی ضرورت ہے۔

(۴)

آخرت کا تصور اور جزا و سزا کا فلسفہ مذہب کی جان ہے۔ یہ تصور کہ ایک دن ہم احکم الحاکمین کے سامنے ہوں گے اور وہ ہم سے ہمارے ہر عمل کے متعلق بازپرس کرے گا انسانی عمل میں سداد کا موجب ہے۔

یہ تصور انسان کو ہر وقت لرزاں و ترساں رکھتا ہے۔ اس تصور کی موجودگی اور اس کی صحت کے یقین کے بعد کوئی انسان کسی کا حق غصب نہیں کر سکتا۔ کسی کی محنت کا استحصال نہیں کر سکتا۔ کسی ناجائز کارروائی پر راضی نہیں ہو سکتا۔

اس ضمن میں انبیائے کرام علیہم السلام اور صلحاء کی زندگی کا مطالعہ اسی حقیقت کی نقاب کشائی کرتا ہے۔

ایک صحابی دوسرے کے پاس گھوڑا بیچتا ہے۔ گھوڑا خریدنے والا زیادہ قیمت دینا چاہتا ہے اور اس کا کہنا یہ ہے کہ وہ گھوڑوں کی جنس کا ماہر ہے یہ گھوڑا قیمتی ہے۔ لیکن مالک کہتا ہے کہ صاحب البیت ادریٰ بما فیہ گھوڑے کا مالک میں ہوں مجھ سے اس کا کوئی وصف پوشیدہ نہیں۔

ایک صحابی زمین بیچتا ہے دوسرا خریدتا ہے۔ خریدنے والا جب زمین کو کھودتا ہے تو اس میں سے کوئی پوشیدہ خزانہ ظاہر ہوتا ہے۔ وہ مالک کو واپس کرنا چاہتا ہے کہ مَیں نے صرف زمین خریدی تھی۔ یہ چیز میری نہیں ہو سکتی۔ مالک اس کو لینے کو تیار نہیں کہ مَیں نے جو بیچا تھا اس میں سے یہ نکلا ہے۔

مذہب کا یہ پیش کردہ تصور انسان کو محتاط رکھنے کے لئے اور اس کے ہاتھ کو ظلم سے روکنے کے لئے ضروری ہے اگر مذہب کی اس تعلیم پر یقین ہو جائے کہ زیادتی اور گناہ ایک زہر ہے تو کیا کوئی اس پیالہ کو اپنے ہونٹوں سے لگا لے گا۔

ایک جنگ موقع پر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو! اگر کسی کا کچھ میرے ذمہ ہے تو اس زندگی میں مجھ سے لے لے اگلی دنیا میں دینے کی مجھ میں سکت نہیں۔ ایک صحابی آگے بڑھے اور کہا کہ فلاں جنگ میں صفوں کو درست کرتے وقت حضور کی کُہنی مجھے لگی تھی۔ آپؐ نے فرمایا اس کا بدلہ لے لو۔ صحابی نے عرض کیا کہ جب آپ کی کہنی مجھے لگی تھی تو میری پشت ننگی تھی آپؐ نے کپڑا اٹھایا اور کہا۔ آؤ بدلہ لے لو۔ وہ آگے بڑھا اور جسم مبارک کو چومنے لگ گیا اور کہنے لگا بدلہ کا خیال کیسے ہو سکتا ہے۔ سوچا کہ شاید اس کے بعد اس دنیا میں رہنا نہ ہو آخری مَس آپ کے جسم مبارک سے ہو جائے۔

اس واقعہ سے استدلال کرتے ہوئے حضرت عمر فاروق رضؓ نے فرمایا تھا کہ اگر کسی عامل نے ظلم یا زیادتی کی تو مَیں اس سے اس کا قصاص لوں گا۔ جب حضرت عمرو بن عاصؓ نے کہا کہ آپ اپنے عاملوں سے قصاص لیں گے؟ تو آپ نے فرمایا جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود قصاص دیتے تھے تو مجھے ان سے قصاص لینے میں کونسی بات روکتی ہے؟

اسی تصور کا نتیجہ تھا کہ قوم کی امانت کا امین عمرؓ دوپہر کی چلچلاتی دھوپ میں بیت المال کا اونٹ تلاش کرنے والا، راتوں کو بھیس بدل کر مکہ کی گلیوں میں

پھرنے والا، کسی کے گھر زچگی کے وقت بغیر بتائے اپنی بیوی کو لے جانے والا، اور رات بھر اس شخص کی ڈیوڑھی پر خود بیٹھا رہنے والا حاکم وفات کے وقت کہتا ہے اللّٰھم لا لی ولا علیّ کہ اے اللہ مجھے برابر برابر چھوڑ دے، تُو مجھ سے کوئی حساب نہ لے اور نہ میں تجھ سے کسی اجر کا طالب ہوتا ہوں۔

(۵)

آج ہر مسلمان کی زبان پر ہے کہ ہم دنیا سے پیچھے رہ گئے، ہم پسماندہ ہیں۔ اور ع

یاران تیز گام نے محمل کو جا لیا
اور ہم جرسِ کارواں کی آواز کو سُن کر نالہ و شیون کرنے لگ جاتے ہیں۔

کیا اس کی وجہ مذہب ہے؟ نہیں نہیں۔ جس طرح یہ ایک حقیقت ہے کہ مسلمان پچھلی صفوں میں آ گئے اسی طرح یہ بھی مسلّم ہے کہ مسلمان مذہب کو چھوڑ گئے۔ خدا نے کہا تھا لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی لیکن مسلمان تن آسان ہو گئے۔ خدا کے رسول ؐ نے کہا تھا نَوْمَۃُ الصُّبْحِ تُوْرِثُ الْفَقْرَ کہ صبح کا سونا فقیر کر دیگا لیکن مسلمان لمبی تان کر سو گئے۔ خدا نے کہا تھا فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَات کہ آگے بڑھنا لیکن مسلمان نے عزم مقبلانہ کو خیر باد کہہ دیا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی کہ امداد باہمی کو شیوہ بنانا لیکن مسلمانوں نے ایک دوسرے کا گلا کاٹنا شروع کر دیا۔ اپنی تاریخ پڑھیئے۔ یورپ کی لائبریریوں کو دیکھئے ہمارے اسلاف نے دنیا کو علم سے روشناس کرایا تھا۔ قرطبہ اور بغداد کی یونیورسٹیوں کی طرف دیکھئے! صحرائے عرب سے اُٹھنے والا بگولہ دنیا کے افق پر کیونکر چھا گیا تھا۔ آنکھ کی بیماری کے متعلق سب سے پہلے سات مقالے ایک مسلمان بزرگ نے لکھے تھے۔ انٹرنیشنل لاء پر آج سے پونے سات سو سال قبل حضرت امام ابو حنیفہ رحؒ کے ایک شاگرد محمد بن حسن شیبانیؒ نے کتاب لکھی تھی۔ جس کے نام پر جرمنی میں شیبانی سوسائٹی آف انٹرنیشنل قائم کی گئی ہے۔ صحرائے عرب میں بسنے والے ایک مسلمان نے بحری بیڑہ بنا کر یورپ کے دروازوں پر دستک دی تھی۔ مغیرہؓ بن شعبہ کا وہ نعرۂ حق یاد کیجئے جو اُس نے کسریٰ کے دربار میں لگایا تھا۔ جب اس سے پوچھا گیا تھا کہ تمہاری ترقی کا راز کیا ہے تو اس نے جواب دیا تھا کہ ہم انتہائی ذلیل تھے خدا کے رسول ؐ نے کہا تھا کہ اگر میری باتوں پر کان دھرو گے تو بحر و بر کے مالک تم ہو گے اور ابو عبیدہؓ نے اس حقیقت کی تصدیق کی تھی کہ جب شام سے آنے والے ایک سپاہی کو یہ پیغام دیا تھا کہ مزارِ رسول ؐ پر حاضر ہو کر سلام کرنا اور کہنا کہ خدا کی رحمت اور غیوری نے ہم پر کرم کیا۔ ہم نے وہ وعدے پورے ہوتے دیکھے جو حضور نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر ہم سے کئے تھے۔

(۶)

آج کا نوجوان مذہب سے نفرت کیوں کرنے لگا ہے اور وہ مذہب کی افادیت کا کیوں قائل نہیں رہا۔ اس کی بڑی وجہ مذہب کی غلط تشریح اور غلط نمائندگی ہے جو اس کے سامنے کی گئی ہے۔ ایک شخص جب دیکھتا ہے کہ مذہب کے نام پر نفرت و حقارت اور حسد و بغض کا بازار گرم کیا جا رہا ہے تو وہ اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ جب مذہب آلۂ فساد ہے تو کیوں نہ اسے ختم ہی کیا جائے۔

ایک دردمند اور باشعور انسان جو مذہب کی حقیقی روح سے واقف نہیں جب ایک حافظِ قرآن کو گاڑی میں قرآن پڑھ کر دستِ سوال دراز کرتے ہوئے دیکھتا ہے تو مذہب کے متعلق اس کے دل میں محبت کے نہیں نفرت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ جب مذہب کے نام پر غریبوں کے حقوق غصب ہوتے دیکھتا ہے یا مذہب کو حصولِ اقتدار کا ذریعہ بناتے دیکھتا ہے یا مذہب کی غلط تشریح سُنتا ہے (کہ دو ہزار سال سے ایک فانی انسان آسمان پر بیٹھا ہوا ہے) تو وہ مذہبی تعلیم سے متنفر ہونے لگ جاتا ہے کہ کیا مذہب حقائق سے انکار کا نام ہے۔

حقیقت یہی ہے کہ یہ مذہب کا غلط استعمال ہے، یہ مذہب کی غلط تشریح ہے۔ اگر کسی اچکّے کے ہاتھ چاقو آ جائے تو وہ کسی کے درپئے آزار ہو جاتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ کسی دنیوی لالچ کی خاطر یا کسی غلط جذبہ میں کسی کی جان ہی لے لے لیکن یہی چاقو جب کسی ڈاکٹر کے ہاتھ میں آتا ہے تو وہ نشتر بن کر موت کے مُنہ میں سے حیات کو نکال لاتا ہے۔ پس غرض مندوں نے مذہب کا نام لے کر اس کا بد استعمال کیا ہے۔ جب یہ ہتھیار مقدس ہاتھوں میں آیا تو انشاء اللہ یہ دنیا کے بیماروں کیلئے حیات بخش ہو گا۔

(۷)

آخر میں مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مذہب کا محافظ خود خدا ہے۔ ہم جو اس کے نام لیوا ہیں ہمارا یہ فرض ہے کہ خدا کی طرف سے دی ہوئی ہدایات اور خدا کے بندوں کی تعلیمات کا مطالعہ کریں اور ان کے نیک نمونہ پر چل کر دنیا کو خدا کے ضابطہ کی طرف دعوت دیں۔ آج خرد اور مادیت نے جو اُلجھنیں پیدا کی ہیں ان کا حل پیش کرنا ہمارا فرض ہے۔ دنیا پیاسی چڑیا کی طرح مُنہ کھولے ہوئے ہے اس میں آبِ حیات آپ نے ٹپکانا ہے۔ مذہب کے صحیح خدوخال اور اس کی افادیت کی طرف دنیا کو مائل کرنا آپ کا فرض ہے۔

اللہ تعالےٰ ہمیں ہمارے فرائض پہچاننے اور اُنہیں پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا ربّ العٰلمین ⁂

سالنامہ مصباح کے متعلق

ضروری اعلان

مصباح کا دسمبر اور جنوری کا پرچہ مصباح کا سالنامہ ہو گا۔ بہنیں اس سالنامہ کو کامیاب بنانے کے لئے ہر قسم کے تعاون سے شکر گزاری کا موقع دیں۔

مندرجہ ذیل عنوانوں پر جلد از جلد مضامین بھجوا کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

۱۔ صداقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔
۲۔ سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی خاص پہلو۔
۳۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔
۴۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی خاص پہلو۔
۵۔ خلافتِ راشدہ کی ضرورت و اہمیت۔
۶۔ خلفاءِ راشدین کے کارناموں اور ان کی سیرت کا ایک ایک نمایاں پہلو۔
۷۔ تکمیل تبلیغ اسلام کا دَور ۸۔ تاریخِ اسلام کے تین شاندار واقعات
۹۔ اسلام کی ترقی کے لحاظ سے براعظم افریقہ کا شاندار مستقبل۔
۱۰۔ عیسائیت کی شکست احمدیت کے ہاتھوں مقدر ہے۔
۱۱۔ کشیدہ کاری اور پھول (نادر اور خوبصورت نمونے)
۱۲۔ خانہ داری (عمدہ تراکیب اور دلچسپ تجاویز)

نوٹ:۔ ۲۰ ؍ نومبر ۱۹۷۰ء تک بہنیں اپنے اپنے مضامین اور سالنامہ کو بہترین، دلچسپ اور دیدہ زیب بنانے کے متعلق تجاویز بھجوا کر شکریہ کا موقع بخشیں۔ (امۃ الرشید شوکت مدیرہ مصباح)

وعدہ جات نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی فوری ادائیگی ماہ نومبر میں فرمائیں۔
سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ

53

محترم ماسٹر چراغ محمد صاحب مرحوم

محترم صوبیدار طفیل محمد صاحب

میرے والد بزرگوار محترم ماسٹر چراغ محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۶۵ء کو قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بغرض تحریک دعا ان کی سیرت کے چند واقعات پیش کئے جاتے ہیں۔

ہمارے آباؤاجداد قادیان کی مقدس بستی کے قریب ایک گاؤں موضع کھارہ میں رہتے تھے۔ ہمارے دادا جان چوہدری امیر بخش صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنے گاؤں میں سب سے پہلے ۱۸۰۹ء میں بیعت کی اور حضرت مسیح موعود کی پاک صحبت پانے کی سعادت حاصل کی۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے نیک ساتھی حضرت شیخ نور احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مختار عام جیسے عطا فرمائے۔ اس طرح احمدیت کا بیج ایک درخت کی صورت اختیار کرنے لگا۔ میرے والد ۱۸۹۱ء کے ابتدائی ایام میں پیدا ہوئے۔ بچپن کے ایام آپ نے قادیان کی مقدس بستی میں ایک طالب علم کی حیثیت سے گزارے اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہم جماعت ہونے کا شرف عطا فرمایا۔ قادیان میں تعلیم الاسلام سکول کے اولین طلبہ میں سے تھے۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی زیارت کے مواقع کثرت سے میسر آتے۔ حضور کے پاک کلمات سن کر ایمان کی مضبوطی حاصل ہوئی۔

۱۹۱۰ء میں آپ نے میٹرک میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ اسی سال تعلیم الاسلام ہائی میں پڑھانے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے آپ کو مقرر فرمایا اسی وقت آپ کو پولیس میں سب انسپکٹر اور پوسٹ آفس سے پوسٹ ماسٹر کی ملازمت کے لئے پیشکش ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے حضور حاضر ہونے پر حضور نے آپ کو فرمایا میاں! آپ خدمت سلسلہ کریں۔ اسی عرصہ میں آپ نے مزید تعلیم کے لئے ۱۹۱۱ء تا ۱۹۱۳ء لاہور کے ایک کالج میں داخلہ لیا اور پھر دوبارہ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں اپنی ملازمت پر حاضر ہو گئے۔ آپ کی عرصہ دراز ملازمت میں ہزاروں طالب علم آپ سے علم حاصل کر کے اس وقت اعلیٰ مراتب پر فائز ہیں آپ نے تمام عمر اپنی ڈیوٹی کو محنت سے سرانجام دیا ۱۹۴۶ء میں جس وقت آپ سکول سے ریٹائر ہوئے اس وقت سکول کے ہیڈ ماسٹر حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو حضرت والد صاحب کے بہت عزیز شاگردوں میں سے تھے اس موقعہ پر الوداعی ایڈریس حضرت شاہ صاحب نے پیش کیا۔ جس میں انہوں نے دلی جذبات اور نمناک آنکھوں سے الوداع کہتے ہوئے فرمایا آج میں اپنے ایک ایسے بزرگ استاد کو الوداع کہہ رہا ہوں جن کی جدائی کی وجہ سے میں بہت تکلیف اور اپنے سکول میں بہت بڑا خلا محسوس کر رہا ہوں حضرت شاہ صاحب جب بھی سکول کی کلاسوں کے معائنہ کرنے جاتے جیسے والد صاحب کی کلاس کے پاس سے گزرتے تو اپنی آنکھوں پر رومال رکھ کر گزرتے اور فرمایا کرتے کہ میں اپنے شفیق استاد کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھ سکتا۔ پھر فرماتے میں ان کے کام کو کس طرح چیک کروں جب کہ میں ذاتی طور پر بچپن سے جانتا ہوں کہ آپ نے کبھی اپنا وقت ضائع نہیں کیا۔ بچوں کو محنت سے پڑھاتے ہیں ان سے محبت اور شفقت کا سلوک فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ ایک مقدمہ میں وکیل نے آپ کو مشورہ دیا کہ آپ عدالت میں اپنے بیان سے انکار کر دیں تو آپ پر کوئی فرد جرم عائد نہیں ہو گا ورنہ سزا ضرور مل جائے گی۔ مگر آپ نے وکیل کی بات ماننے سے انکار کر دیا اور جو واقعہ صحیح تھا وہی کہا۔ جج نے یہ دیکھ کر آپ کو بری کر دیا کہ آپ نے سچ بولا ہے اور اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں بلکہ صرف مذہبی مخالفت کی وجہ سے دوسرے فریق نے شرارت کی ہے۔ عموماً آپ غرباء کے گھروں پر جاتے ان کی مجلس میں بیٹھتے اور حتی المقدور ان کی امداد فرماتے مفید مشورے دیتے۔ کئی غرباء کی شادی کے لئے رقم فراہم کی۔ گھر سے آٹا۔ گندم والیں اور دیگر اجناس دیتے رہتے۔

بعض ایسے گھرانے تھے جو پاکستان میں آ کر اپنی جائیداد سے محروم ہو رہے تھے کیونکہ پوتا دادا کی جائیداد کا وارث نہیں بن سکتا آپ نے ان یتیموں کی ہر ممکن امداد کی ان کے رشتہ داروں سے مل کر اور ہر رنگ میں انہیں خوف خدا دلا کر ان بچوں کو جائز حقوق دلوائے اور پھر ان کی شادیوں کا انتظام کیا۔ ایک یتیم لڑکے کی پرورش کافی عرصہ تک کرتے رہے اس کی جائیداد کا خیال رکھا اور پھر شادی پر کافی رقم خرچ کی۔

اپنے رشتہ داروں سے بہت محبت کا سلوک کرتے تھے کبھی کسی رشتہ دار کو کوئی شکایت پیدا نہیں ہونے دی۔ ہمارے گھر میں ایک الگ کمرہ خاص مہمانوں کے لئے وقف تھا۔ اردگرد کے تمام مہمان آپ کے پاس آتے اور آپ ان کی خدمت بہت خوشی سے کرتے۔ کھارہ میں عموماً قادیان کے قرب کی وجہ سے تقریباً روزانہ ہی کچھ مہمان ضرور رہائش رکھتے۔

بہت توجہ سے دعا کرتے تھے اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو قبول فرماتا تھا۔ پاکستان بننے پر جس گاؤں میں ہم آباد ہوئے وہاں ایک مکان پختہ ہمیں ملا۔ مگر ایک آدمی نے جھگڑا کرنا شروع کر دیا کہ یہ مکان مجھے ملنا چاہیئے۔ جب والد صاحب کو معلوم ہوا تو فوراً مکان خالی کر دیا۔ ہم نے عرض کیا کہ ہمیں مکان نہیں چھوڑنا چاہیئے اس آدمی کا حق نہیں بنتا۔ آپ نے فرمایا میں ایسے مکان پر رہنے کے لئے تیار نہیں جو فتنہ و فساد کا موجب ہو۔ اللہ تعالیٰ کوئی بہتر سامان پیدا فرمائے گا۔ ہماری عجیب حالت تھی۔ انتہائی پریشانی کی حالت میں گلی میں کھڑے تھے۔ حالانکہ اس سارے گاؤں کی الاٹمنٹ ڈی۔ سی ضلع نے آپ کی درخواست پر فوری طور پر کر دی تھی اور پھر عملہ کو ہدایت کی تھی کہ ان کا خیال رکھیں۔ مگر والد صاحب نے جھگڑے اور فساد سے بچنے کے لئے یہ ایثار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی وقت قبولیت دعا کا نشان دکھایا کہ ایک شخص آیا۔ جس سے کوئی تعارف نہیں تھا۔ اس نے حال دریافت کیا۔ بتانے پر اس شخص نے ایک مکان کا تالا کھولا اور قبضہ مکان دے کر کہا کہ یہ مکان اس گاؤں میں سب سے اچھا ہے۔ آپ اسی میں آباد ہو جائیں۔

اس دوسرے شخص نے وہ مکان ہم سے لیا چند دن بعد بہت بری حالت میں وہ مکان خالی کرنا پڑا کیونکہ افواج پاکستان کے بعض آفیسر اس گاؤں میں آباد ہو گئے جن کے لئے ایسے افراد سے جو مستحق نہیں تھے مکانات خالی کروا لئے۔ یہ تھا صبر اور رضا الٰہی کے لئے قربانی کا پھل۔ اس کے بعد وہ شخص ہمیشہ شرمندہ ہی رہا مگر والد صاحب نے کبھی بھی اس سے شکوہ نہ کیا۔

اپنی ساری عمر سادہ زندگی میں گزاری اور کبھی اپنے علم اپنی اولاد اور اپنی جائیداد کی بناء پر دوسروں کے سامنے کوئی برتری ظاہر نہیں کی۔ سکول کے زمانہ میں شلوار قمیص۔ کوٹ پگڑی پہنتے رہے جب سکول سے واپس گاؤں آ جاتے تو چادر۔ قمیص پہنتے۔ جب کسی نے کہا کہ ماسٹر صاحب آپ گاؤں میں اچھے کپڑے کیوں نہیں پہنتے تو انہیں فرماتے کہ میں اپنے بھائیوں کے ساتھ سادہ رہنا زیادہ پسند کرتا ہوں تاکہ ہم میں کوئی تفرقہ نہ پیدا ہو جائے۔

دن بھر سکول میں پڑھاتے سکول سے گھر آ کر بعد میں اپنے زمیندارہ کام میں مشغول ہو جاتے اور ایسے لوگ جو ہاتھ سے کام کرنے کو عار سمجھتے تھے ان کے لئے آپ ایک مثال تھے ہر قسم کا معمولی سے معمولی کام بھی اپنے ہاتھ سے کر لیتے اور کبھی شرم محسوس نہ کرتے بلکہ عموماً فرماتے کہ ہمیں حضرت نے بھی سبق دیا ہے کہ محنت کرو۔ آرام طلبی نہ کرو۔

(باقی)

لازمی چندہ جات کے بقایا جات کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیے
ناظر بیت المال

وصایا

ضروری نوٹ ۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۰۲۱۹

میں محمود احمد طاہر ولد شیخ بشیر احمد صاحب قوم پوری پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ؟ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ایک دستی گھڑی مالیتی ۔ ۱۵۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۵ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد۔ محمود احمد طاہر چنیوٹ ضلع جھنگ

گواہ شد محمد عمر بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ

گواہ شد عبد اللطیف احمد مختار میڈیکو ریلیا زار چنیوٹ

مسل ۲۰۲۲۰

میں بشیر احمد بھٹی ولد قاضی کبیر احمد صاحب بھٹی قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۔/۱۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ بشیر احمد بھٹی دار الصدر غربی ب ربوہ

گواہ شد۔ عبد السلام بھٹی صدر موصیان دار الصدر غربی ب ربوہ

گواہ شد شیخ مبارک احمد سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ

مسل ۲۰۲۲۱

میں چوہدری جیون احمد ولد چوہدری جھنڈا صاحب قوم گوجر پیشہ زمیندار عمر ۵۷ سال بیعت ۱۹۳۳ء ساکن بھوپال والا ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ زمین ۱/۲ ۱ ایکڑ ۴ کنال مالیتی ۲۷۵۰-۰۰ روپے

۲۔ ٹیوب ویل = ۵۰۰۰-۰۰ روپے

(۳) مکان ۵ مرلے ۲۲۰۰-۰۰ روپے

۴۔ خالی پلاٹ ۲ مرلے = ۳۰۰-۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

العبد

چوہدری جیون احمد ساکن بھوپال والا ضلع سیالکوٹ

گواہ شد۔ فضل الرحمان احمد معلم وقف جدید ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد۔ بشیر احمد سیکرٹری مال بھوپال والا ضلع سیالکوٹ

مسل ۲۰۲۲۲

میں محمد جعفر خاں ولد چوہدری عبد اللہ خاں صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ زمیندار عمر ۷۰ سال بیعت ۲۶ دسمبر ۱۹۲۳ء ساکن ڈھوک لیال ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ چاہی زمین واقع ڈھوک لیال تعدادی ۱۰ کنال مالیتی ۔ ۵۰۰۰/- روپے

۲۔ بارانی زمین " " " تعدادی ۱۵ ایکڑ ۔/۲۰۰۰ روپے

۳۔ بنجر زمین " " " سو کنال ۔/۱۵۰۰ روپے

۴۔ مکان " " " ۔/۳۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

العبد محمد جعفر خاں ساکن ڈھوک لیال ضلع راولپنڈی

گواہ شد۔ قاضی محمد نذیر صدر حلقہ مسجد نور راولپنڈی

گواہ شد۔ احمد جان امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی۔

مسل ۲۰۲۲۳

میں خورشید بیگم زوجہ احمد الدین صاحب قوم چوہان پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجود جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔/۵۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی وزن ۱/۲ ۴ تولے مالیتی ۔/۱۵۳۳-۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ خورشید بیگم گوجرانوالہ شہر

گواہ شد۔ احمد الدین خاوند موصیہ گلی کمہار آبادی حاکم رائے گوجرانوالہ شہر

گواہ شد۔ محمد شریف ولد محمد عبد اللہ بیت الشمس باغبانپورہ گوجرانوالہ شہر

مسل ۲۰۲۲۵

میں ابو طیب ولی احمد ولد مولوی ممتاز احمد مرحوم (مربی سلسلہ احمدیہ) قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن بڑا گاؤں ضلع سلہٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۔/۱۳۵ روپے ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

العبد ابو طیب ولی محمد۔ 4 Bakshi Bazar RD - Dacca - E.PAK

گواہ شد۔ احمد صادق محمود مربی سلسلہ احمدیہ ڈھاکہ

گواہ شد N.N. MD - SALEK

سیکرٹری وصیت ڈھاکہ

مسل ۲۰۲۲۶

میں بشیر احمد سنوری ولد چوہدری محمد عبد اللہ صاحب سنوری مرحوم قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ عبد اللہ پور لائل پور شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجود جائیداد حسب ذیل ہے۔

ایک مکان واقعہ سیالکوٹ کے ۱/۴ حصہ کا مالک ہوں ۔/۱۰،۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۲۴۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد

بشیر احمد سنوری لائل پور شہر

گواہ شد۔ محمد جمیل ناظم تربیت شہر لائل پور

گواہ شد

رشید احمد اختر صدر حلقہ فاروق آباد ۔ لائل پور

59

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

داہگرام کے قریب بھارتی فوج کا زبردست اجتماع

ڈھاکہ ۱۳ ر نومبر۔ بھارتی حکومت نے پاکستانی علاقے داہگرام اور ڈنگ پور کوچ بہار سرحد پر زبردست فوج جمع کر لی ہے بھارتی فوجی ان علاقوں میں مورچے کھود رہے ہیں اور دوسری جنگی تیاریاں کر رہے ہیں۔ ڈھاکہ پہنچنے والی اطلاعات کے مطابق بھارت کی گورکھا رجمنٹ کے پانچ سو سپاہی اور ساڑھے تین سو دوسرے فوجی جو پوری طرح اسلحہ سے لیس ہیں۔ داہگرام کے قریب منتقل کر دئے گئے ہیں اور وہ داہگرام کے قریب مورچے کھود رہے ہیں۔ حکومت مشرقی پاکستان نے بھارتی فوج کے اشتعال انگیز اجتماع کے خلاف بھارتی حکومت سے احتجاج کیا ہے

بھارت بڑی تعداد میں اسلحہ حاصل کر رہا ہے

کھٹمنڈو ۱۳ ر نومبر۔ بھارت کے وزیر خارجہ سورن سنگھ نے کہا ہے کہ ان کا ملک مختلف ذرائع سے بھاری جنگی ہتھیار حاصل کر رہا ہے اور اس سلسلہ میں کسی ملک سے پیچھے نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو بھارت کے خلاف ۱۹۶۵ء کی جنگ میں جو نقصانات ہوئے تھے اس کی کمی پوری کر لی گئی ہے تاہم انہوں نے یقین دلایا کہ بھارت نے اس صورت حال کے مقابلے میں جنگی ساز و سامان اور اسلحہ کے حصول کا منصوبہ بنایا ہے اور اس منصوبے پر عمل درآمد ہو رہا ہے۔

حکومت پاکستان کا شدید احتجاج

اسلام آباد ۱۳ ر نومبر۔ پاکستان نے بھارت کے وزیر جنگ مسٹر جگجیون رام کے ایک حالیہ بیان پر شدید احتجاج کیا ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ پاکستان بھارت کے خلاف مختصر جنگ کی تیاری کر رہا ہے اسلام آباد میں بھارت کے ہائی کمشنر کو ایک احتجاجی مراسلہ دیا گیا ہے۔ جس میں اس الزام کو بالکل جھوٹا قرار دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ یہ بیان بھارت کے اس دعوے کے بالکل برعکس ہے کہ بھارت پاکستان سے تعلقات کو بہتر بنانا چاہتا ہے۔

تنکو عبدالرحمن اگلے ماہ پاکستان آئینگے

راولپنڈی ۱۳ ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اسلامی سیکرٹریٹ کے سیکرٹری جنرل تنکو عبدالرحمان اور سیکرٹریٹ کے سلسلے میں کام کرنے والے چند دیگر سینئر افسر دسمبر کے آخری ہفتے میں پاکستان پہنچیں گے تنکو عبدالرحمن ۲۶ ر دسمبر کو کراچی میں منعقد ہونے والی اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس کے انتظامات کے سلسلے میں پاکستانی حکام سے صلاح مشورہ کریں گے۔

جنرل ڈیگال کو سپرد خاک کر دیا گیا

پیرس ۱۳ ر نومبر۔ فرانس کے سابق صدر جنرل چارلس ڈیگال کو کل ان کے آبائی گاؤں کولمبے کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ وہ پیر کی رات اسی جگہ عین اسی وقت حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے تھے جب وہ اس جگہ بیٹھے تاش کھیل رہے تھے آخری رسوم میں ۸۰ ملکوں کے بادشاہوں صدروں اور حکومتوں کے سربراہوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر پاکستان کی نمائندگی وزیر خوراک و زراعت مسٹر محمد ہارون نے کی۔

برما کے تجارتی وفد نے قائمقام صدر سے ملاقات کی

راولپنڈی ۱۳ ر نومبر۔ برما کے چار رکنی تجارتی وفد نے جو آجکل پاکستان کا دورہ کر رہا ہے کل ایوان صدر میں قائمقام صدر سے ملاقات کی اور دونوں ملکوں کے درمیان موجودہ دوستانہ تعلقات کو اور مضبوط بنانے پر تبادلہ خیال کیا۔

اعلان نکاح

۲۵ ر اکتوبر ۱۹۷۰ء بروز اتوار۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماع انصار اللہ میں اپنی اختتامی تقریر سے قبل میرے بڑے لڑکے عزیزم رفیق محمد خان طاہر بی کام آنرز۔ ایم کام کا نکاح عزیزہ خالدہ تبسم۔ دختر برادرم فتح محمد خان صاحب دارالنصر کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے اور سلسلہ کے لئے بہت بہت بابرکت فرمائے۔ آمین۔

عزیز محمد خان بی اے سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل

۱۰۱ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری والدہ صاحبہ رابعہ بی بی بقاپوری اہلیہ حکیم عبیداللہ رانجھا صاحب کی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ تمام احمدی بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

(رفیعہ رانجھا معلمہ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

۲۔ خاکسار کی بھتیجی عزیزہ منصورہ لبارضہ بخار اور خسرہ بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے عزیزہ کو کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین (مبارک احمد انصاف کمپنی لائل پور)

۳۔ میرے خاوند مرزا عبدالغنی صاحب عرصہ چار سال سے ٹی بی کے مرض میں مبتلا ہیں آج کل۔ آئی ڈی۔ کارپوریشن ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ ان کی کامل صحت کے لئے تمام بھائیوں اور بہنوں سے عاجزانہ درخواست ہے۔

(سارہ بیگم شاہدرہ لاہور)

۴۔ خاکسار کا بڑا لڑکا عزیزی امیرالدین ایم ایس سی کیمسٹری ان دنوں ملازمت کی تلاش میں ہے اسی طرح چھوٹا لڑکا عزیزم رشید الدین تھرڈ ایئر ایم بی بی ایس کا امتحان دے رہا ہے۔ دونوں بچوں کے لئے سب احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ (صلاح الدین کیمل پور)

۵۔ میری والدہ صاحبہ بیمار اور ہولی فیملی ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو لمبی عمر عطا کرے اور اپنے فضل اور رحم سے صحت عطا فرمائے۔

(داؤد یوسف ولد فضل محمد خان کھمال دیوہ)

۶۔ خاکسار کی بیوی اور بچی ہارون صاحب بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (محمد اکرم کلرک دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ)

تلاش گمشدہ۔ خاکسار کی نظر کی عینک انصار اللہ کے سالانہ اجتماع پر گم ہو گئی اگر کسی صاحب کو ملی ہو تو وہ محمد اکرم کارکن دفتر بہشتی مقبرہ میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ عینک کے خول پر شکور چشمے والے لکھا ہوا ہے۔

(خاکسار ملک مظفر خان جوئیہ سیکرٹری تحریک جدید چک ۱۵۲ شمالی)

دعائے مغفرت

محترم صوفی نور داد صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ حال کھاریاں کی اہلیہ بشارت بیگم صاحبہ مورخہ ۷ ر نومبر بروز ہفتہ قریباً ساڑھے پانچ بجے شب وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت صابر و شاکرہ۔ احمدیت کی عاشق اور دین کے ساتھ حقیقی اور گہرا لگاؤ رکھنے والی عورت تھیں۔ تبلیغ کا بہت شوق رکھتی تھیں۔ وفات کے وقت ساٹھ سال کے قریب عمر تھی۔

۸ ر نومبر کو دس بجے صبح خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ کو مقامی قبرستان میں دفن کیا گیا۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنات الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

(حافظ عبدالرشید عارف معلم کھاریاں)

حب مسان بچوں کے امراض سوکھا لاغری سبز دست دور کر کے موٹا کرتی ہے قیمت ساٹھ گولی دو روپے
بچوں کا چونڈی ہاضمہ کی خرابی، دستوں اور بخار کے لئے تحفہ قیمت فی شیشی ایک روپیہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

روزہ ہر قسم کی بدیوں سے روکنے کے لئے رکھا گیا ہے

اس سے بدی کے تمام منبعوں کا سدِّ باب ہو جاتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ روزہ کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"حضرت خلیفہ اوّل فرماتے تھے کہ جو انسان روزہ میں اپنی چیزیں خدا کے لئے چھوڑتا ہے اس کا استعمال کرنا اس کے لئے کوئی قانونی اور اخلاقی جُرم نہیں تو اس میں ایسے عادت ہوتی ہے کہ غیروں کی چیزوں کو ناجائز طریق سے استعمال نہ کرے اور ان کی طرف نہ دیکھے۔ اور جب وہ خدا کے لئے جائز چیزوں کو چھوڑتا ہے تو اس کی نظر ناجائز چیزوں پر پڑ ہی نہیں سکتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حرام و حلال تو واضح ہیں مگر ان کے درمیان مشتبہات ہیں۔ جو مشتبہات کو چھوڑتا ہے وہ حرام سے بچ جاتا ہے لیکن جو انہیں استعمال کرتا ہے وہ خطرہ میں ہوتا ہے۔ کیونکہ شاہی رکھ کے قریب جانوروں کو اگر کوئی چرائے گا تو ممکن ہے جانور رکھ کے اندر بھی چلے جائیں جس قدر بدیاں پیدا ہوتی ہیں ان کا منبع چار چیزیں ہیں باقی آگے متفرع ہیں وہ چار منبع یہ ہیں۔ اوّل کھانا دوم پینا سوم شہوت چوتھے حرکت سے بچنے کی خواہش۔ سب عیوب ان چاروں باتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان چاروں منبعوں کو بدی سے روکنے کے لئے روزہ رکھا گیا ہے۔ مثلاً ایک شخص خیانت اِس لئے کرتا ہے کہ محنت سے بچنا چاہتا ہے یعنی محنت کر کے کھانا نہیں چاہتا اور دوسرے کا مال کھاتا ہے۔ روزہ دار کو رات کے زیادہ حصہ میں اُٹھ کر عبادت کرنی پڑتی ہے۔ سحری کے لئے اُٹھتا ہے سارا دن مونہہ بند رکھتا ہے۔ سوتا کم ہے۔ ایک ماہ تک روزے دار کو یہ تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے جس سے اس کا جسم عادی ہو جاتا ہے اور اس سے غفلت کی عادت کو دھکا لگتا ہے۔ پھر کھانے پینے سے اور شہوات سے بدیاں پیدا ہوتی ہیں ان کے لئے بھی روزہ رکھا گیا ہے۔ انسان کھانا پینا ترک کرتا ہے ضروریاتِ زندگی اور تعیش کی زندگی کو چھوڑتا ہے۔ پس جن ضرورتوں کے باعث انسان گناہ میں پڑتا ہے انہیں عارضی طور پر روک دیا جاتا ہے اسی طرح کھانے کی وجہ سے لوگ گناہ میں مبتلا ہوتے ہیں اچھے کھانے پینے کے لئے اور زیادہ کھانے کے لئے روپیہ نہیں ہوتا اس لئے ناجائز مال پر قبضہ جماتے ہیں۔ کئی لوگ ہر وقت کھاتے رہتے ہیں۔ یا انگریزوں کا ملک سرد ہے اور وہ لوگ کام کرتے ہیں اس لئے پانچ پانچ دفعہ کھاتے ہیں۔ بعض لوگ کھانے کے یہاں تک عادی ہوتے ہیں کہ کھانے کی چیزیں ان کے ڈیسک پر پڑی رہتی ہیں کام کرتے جاتے ہیں اور کھاتے جاتے ہیں۔ شہروں کے لوگ زیادہ کھانے کے عادی ہوتے ہیں۔ پھیری والے پھرتے رہتے ہیں کوئی مٹھائی بیچتا ہے کوئی برف، کوئی مونگ پھلی وغیرہ۔ جب کوئی پھیری والا آتا ہے تو فوراً بچوں کے بہانہ سے کچھ خرید لیتے ہیں خود بھی کھاتے ہیں اور انُ بھی کھلاتے ہیں اس طرح ان کو کھانے کی عادت پڑتی ہے جس کے لئے روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ ناجائز طریق سے حاصل کرنے میں دریغ نہیں کرتے لیکن روزے میں کھانے پینے کی عادت چھوڑنی پڑتی ہے۔ اور جب جائز خواہش کو دباتے ہیں تو غیر طبعی اور ناجائز خواہشیں مٹ جاتی ہیں "

(الفضل ۱۳- جنوری ۱۹۶۵ء)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

ولادت باسعادت

برادرم عزیز مکرم عبداللطیف خاں صاحب مڈل سیکس لنڈن کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے ۲۹۔ اکتوبر بروز جمعرات دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے جو مکرم محمد ظہور خان صاحب پٹیالوی احمد نگر کا پوتا اور مکرم صوبیدار کرم بخش صاحب مرحوم آف حسن ابدال کا نواسہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام حنیف مسیح احمد تجویز فرمایا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ بچے کو نیک اور خادمِ دین بنائے۔ صحت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(منظور احمد خان۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

میری والدہ صاحبہ کچھ عرصہ سے بہت بیمار ہیں اور ڈسٹرکٹ ہسپتال لائل پور میں زیرِ علاج ہیں۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(نصیر احمد۔ محلہ دار الیمن۔ ربوہ)

رمضان المبارک کے دوران

مسجد مبارک ربوہ میں پورے قرآن مجید کے درس کا مبارک سلسلہ

ربوہ۔ یکم رمضان المبارک (۲۔ نومبر ۱۹۷۰ء) سے مسجد مبارک میں پورے قرآن مجید کے درس کا مبارک سلسلہ برابر جاری ہے۔ کل ۱۲۔ رمضان المبارک تک حسب ذیل علماءِ کرام اپنے اپنے حصہ کا درس مکمل کر چکے ہیں:۔

۱۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب — یکم تا ۳۔ رمضان — سورۃ فاتحہ سے آل عمران رکوع ۱۱ تک

۲۔ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب — ۴ تا ۶۔ رمضان — سورہ آل عمران (رکوع ۱۲) سے سورہ مائدہ تک

۳۔ محترم چوہدری محمد شریف صاحب — ۷ تا ۹۔ رمضان — سورۃ انعام سے سورۃ انفال تک

۴۔ محترم مولوی غلام باری صاحب سیف — ۱۰ تا ۱۲۔ رمضان — سورۃ توبہ سے سورۃ یوسف تک

آج ۱۳۔ رمضان المبارک (۱۴۔ نومبر) سے محترم مولوی دوست محمد صاحب سورۃ رعد سے درس دینا شروع کریں گے۔ آپ کا درس ۱۵۔ رمضان تک جاری رہے گا اور آپ سورۃ کہف تک درس دیں گے۔ درس روزانہ نماز ظہر کے بعد شروع ہو کر ۳۔ بجکر ۵۰ منٹ تک جاری رہتا ہے۔ نماز ظہر مسجد مبارک میں ایک بجے ادا کی جاتی ہے۔

اسی طرح مسجد مبارک میں یکم رمضان المبارک سے نماز فجر کے بعد حدیث شریف کے درس کا سلسلہ بھی برابر جاری ہے۔ یکم رمضان سے ۱۰۔ رمضان تک محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب درس دیتے رہے۔ ۱۱۔ رمضان سے محترم مولانا عبد المالک خان صاحب حدیث شریف کا درس دے رہے ہیں آپ انشاء اللہ العزیز ۲۰۔ رمضان تک درس دیں گے۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے